خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

سوموار 3- مئی 1999ء - 16 محرم الحرام 1420 ہجری - 3 ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 96

سوموار 3- مئی 1999ء

استقامت

حضرت ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! مجھے دین کی کوئی ایسی بات بتایئے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ حضورؐ نے جواب دیا تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کر۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب جامع اوصاف الاسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور تین دیگر احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا

دیگر گرفتار شدگان میں محترم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صدر عمومی ربوہ، مکرم محمد اکبر صاحب اور مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب شامل ہیں

ربوہ۔ یکم مئی 1999ء۔ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سمیت چار احمدی احباب کو 30-اپریل کو چنیوٹ کی عدالت میں ضمانت کی توثیق نہ ہونے پر گرفتار کر لیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے ہمراہ جو دیگر احباب گرفتار ہوئے ہیں ان میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے صدر محترم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان، ایمرجنسی سنٹر دفتر صدر عمومی کے انچارج مکرم محمد اکبر صاحب اور ناصر آباد کے صدر مکرم محمد حسین صاحب شامل ہیں۔

نمائندہ الفضل کے مطابق جماعت احمدیہ کے مخالفین کا یہ دیرینہ مطالبہ تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے کہ ربوہ کا لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ چنانچہ ایک روز پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد پیش ہوئی جو بغیر کسی بحث و تمحیص کے اور بغیر کوئی دلائل دیئے معمولی تعداد میں موجود ارکان نے منظور کر لی۔ اس کی بناء پر گورنر پنجاب نے حکومت پنجاب کی طرف سے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس کے مطابق ربوہ کا نام تبدیل کر کے نواں قادیاں رکھ دیا گیا۔ چند دنوں کے بعد پریس اور دیگر حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ قادیان کا لفظ ایسا ہے کہ غالباً جماعت احمدیہ اس نام کا برا نہیں منائے گی۔ اس پر اس قرارداد کے محرکین کی طرف سے دوبارہ کوشش ہوئی اور حکومت پنجاب نے نواں قادیان کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا۔ جماعت احمدیہ نے اس تیسرے نام پر بھی کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ یہ بات مخالفین کے جوش عناد کو ٹھنڈا نہ کر سکی اور ان کو بے چینی لاحق ہوئی کہ احمدیوں کی دل آزاری اور ان کو تکلیف پہنچانے کا کوئی اور سامان پیدا کیا جائے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے چناب نگر کی تختی کی تنصیب کا اعلان کیا اور حکومت پنجاب کے وزیر مال شوکت داؤد، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی حسن اختر موکل، اور لیڈر آف اپوزیشن پنجاب اسمبلی سعید منہیس اور دیگر اکابرین کی شمولیت کا اعلان کیا گیا۔ تاریخ مقررہ پر وزیر مال اور ڈپٹی سپیکر تو تشریف نہ لائے لیکن سعید منہیس نے تختی کی نقاب کشائی کی۔ ان تمام انتظامات اور بیانات میں منظور چنیوٹی صاحب پیش پیش تھے۔ اس تختی کی تقریب پر بھی ربوہ میں کسی طور پر بھی کسی ردعمل کا اظہار کسی رنگ میں نہ کیا گیا۔ غالباً جو مقصود پیش نظر تھا وہ اب بھی بر نہ آیا۔ اور اس تختی کی نقاب کشائی کے چند دن بعد مورخہ 10- مارچ 1999ء کو ایک ایسے شخص نے جس کے خلاف تھانوں میں کئی مقدمات درج ہیں اور جو جماعت کی مخالفت میں بھی پیش پیش رہتا ہے ایک پرچہ لوکل انجمن احمدیہ کے صدر کے خلاف زیر دفعہ 16MPO درج کروایا۔ اس میں الزام لگایا گیا کہ ان کے ایماء پر ربوہ میں نصب کی گئی نئے ناموں کی تختیوں پر سیاہی پھیری گئی ہے۔ اگلے روز مورخہ 11-مارچ 1999ء کو منظور چنیوٹی کے بیٹے الیاس چنیوٹی نے ایک درخواست تھانہ ربوہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کے سربراہ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی اور لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے صدر کے خلاف دی جس کی بناء پر اس مضمون کی ایف آئی آر درج کروائی گئی کہ لاری اڈہ ربوہ پر جو تختی آویزاں ہے اس پر سیاہی لگا کر آیت قرآنی مٹائی گئی۔ اس ایف آئی آر میں نہ تو کوئی گواہ ہے اور نہ معین ملزم کی نشاندھی کی گئی ہے بلکہ صرف ان دونوں احباب کے ایماء اور حکم کا حوالہ ایف آئی آر میں دیا گیا ہے۔

اس مقدمے کے خلاف ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت قبل از گرفتاری دائر کی گئی۔ ہائی کورٹ نے سیشن جج جھنگ کی عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی سیشن میں پیش ہونے کے بعد کیس ایڈیشنل سیشن جج جھنگ کو بھجوا دیا گیا۔ انکی عدالت میں پیش ہونے کے بعد یہ کیس ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ کو ریفر کر دیا گیا۔ دو پیشیوں کے بعد جج نے عبوری ضمانت کنفرم نہیں کی۔ جس کے نتیجے میں 30- اپریل 1999ء بروز جمعہ پولیس نے کمرۂ عدالت میں ان احباب کو گرفتار کر کے حوالات بھجوا دیا۔ بی بی سی ریڈیو نے رات 8 بجے اور رات ساڑھے دس بجے خبر نشر کی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کے اسیر ساتھیوں کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ابتلاء کے یہ دن جلد ٹال دے۔ آمین۔

اسیران راہ مولا کو ڈسٹرکٹ جیل جھنگ بھجوا دیا گیا

ربوہ یکم مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور آپ کے تین ساتھیوں کو آج علاقہ مجسٹریٹ چنیوٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ جنہوں نے اسیران راہ مولا کو جیوڈیشل ریمانڈ پر جھنگ جیل بھیج دیا ہے۔

احباب کرام اپنی دعائیں جاری رکھیں مولا کریم اسیران راہ مولا کو خیریت اور سلامتی سے ہمارے درمیان واپس لائے۔ آمین

ایک بابرکت تحریک بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے، اس میں ۸۴ سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام متقی کا شیوہ نہیں

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 445)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ محمد احمد فہیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 47

ریکارڈ کردہ:-99-3-20
نشر شدہ:-99-3-22

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب

اردو کلاس میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا ذکر خیر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جو الحکم اخبار کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں بڑی صفات کے حامل تھے انہوں نے سیرت کے موضوع پر بڑی خدمات کی ہیں چنانچہ اس وقت میں ان کی روایات بابت سیرت حضرت مسیح موعود میں سے چند آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

سیرت حضرت مسیح موعود

1- میراں بخش نامی ایک مجنون شخص قادیان میں رہتا تھا کسی کو تنگ نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود باہر نکلے تو کہنے لگا مرزا جی میرا معاملہ تو دے دواو۔ ایسا وہ اکثر کہا کرتا تھا لیکن جواب میں حضرت صاحب کبھی جھڑکتے نہیں تھے بلکہ اچھا کہہ کر کچھ دے دلا دیا کرتے تھے اور جب وہ کچھ نہ کچھ وصول کر لیتا تو جا کر دوسرے لوگوں کو بھی کہتا کہ اب تم بھی اپنا اپنا معاملہ جا کر وصول کر لو۔

2- قادیان میں ایک فقیر تھا جو حضرت میر حامد علی شاہ صاحب کی نظم جس کا شعر یہ ہے ؎

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیان والے
ہمیں بخشی اماں تو نے ہے اے دارالامان والے

پڑھا کرتا تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود کا کلام بھی پڑھتا رہتا تھا جس پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو بڑا غصہ آتا تھا کہ ایک فقیر حضرت صاحب کا کلام اس طرح کیوں پڑھتا ہے۔ رمضان کے مہینہ میں وہ چکر لگاتا اور کہتا کہ میرا پیالہ بھر دو اور حضرت مسیح موعود اس کو کچھ دے دیتے ایک دفعہ عید کے موقعہ پر وہ بہت بڑا پیالہ لے آیا اور حضور سے کہنے لگا کہ اب میرا پیالہ بھر دو حضرت مسیح موعود نے ایک روپیہ کا سکہ ڈال دیا لوگوں نے بھی جان لیا کہ حضور کیا چاہتے ہیں تب تو پیسوں کی بارش شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی وقت میں اس کا پیالہ لبالب پیسوں سے بھر گیا۔

3- حافظ نور احمد صاحب ایک سوداگر قادیان میں ہوا کرتے تھے جو کہ پشمینے کا کاروبار کرتے تھے ایک موقعہ پر ان کو نقصان ہوا اور کاروبار خراب ہو گیا انہوں نے چاہا کہ کہیں اور چلے جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں آپ کو روپیہ دیتا ہوں آپ یہیں کاروبار کریں آپ اندر گئے اور ایک صندوقچی لا کر کھول دی کہ جتنے پیسوں کی ضرورت ہے خود ہی لے لیں۔

4- ایک دفعہ ایک غیر احمدی فقیر نے آکر کہا کہ جنگل میں ایک کنواں لگوانا ہے اس طرح مسافروں کو آرام ملے گا۔ حضرت صاحب نے اس کو 200 روپے دیا (آپ خود اندازہ لگا لیں کہ اس زمانے میں دو سو روپے کی کیا مالیت ہو گی) اس طرح اس کا خرچ پورا ہو گیا۔

حضرت باباگورونانک کی پیشگوئی

الفاظ کی تشریح کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ پنجابی زبان میں ایک محاورہ ہے کہ "وخت پے گیا" جس کا مطلب ہے کہ مصیبت پڑ گئی ہے۔

فرمایا حضرت باباگورونانک صاحب کا ایک شعر ہے جس میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور اس شعر میں قادیان کے بارہ میں بھی پیشگوئی ہے۔

حضرت باباگورونانک صاحب کہتے ہیں (اور یہ شعر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ بھی پڑھا کرتے تھے۔) ؎

وخت نہ پایو قادیان
جے لکھن لیگ قرآن

یعنی قادیان کو مصیبت میں نہ ڈالنا جبکہ وہ قرآن کی خدمت میں کمربستہ ہو۔ یہ مریدوں کو نصیحت تھی۔ بعد میں سکھوں نے یہ تبدیلی کر دی کہ یہ لفظ قادیاں نہیں تھا بلکہ قاضیاں تھا اور قاضیوں کے بارہ میں یہ شعر ہے۔

حضور نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں قاضی کو قادی بھی پڑھا جاتا تھا اس لئے یہ لفظ قادیاں ہی پڑھا جائے گا۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شہید غلام قادر احمد

کیا شہادت گاہِ ربوہ بن گئی کوئے جناں
کس نے اپنے خون سے لکھ دی وفا کی داستاں

بھر گیا ہے رحمتِ باری سے دامانِ چمن
مبتلا ہیں کس کے غم میں سینہ چاکانِ چمن

سازِ دل چپ ہے کوئی نغمہ ابھر سکتا نہیں
رنج اور راحت کو ہم آہنگ کر سکتا نہیں

کوچۂ جاناں میں مر جانا بھی ہے تسکینِ جاں
یہ شہادت تو خدا کی دین ہے جانِ تپاں!

ہائے وہ منظر' تھا پارہ پارہ جس سے دل غریب
رو رہا تھا دور افتادہ کوئی ہجراں نصیب

اے شہیدِ! تُو غلامِ قادر احمد زندہ باد
زندہ و رخشندہ و تابندہ و پائندہ باد

عبدالمنان ناہید

اخبار احمدیہ جرمنی مارچ اپریل 99ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی خبریں

نومبایعین کا سیمینار

شعبہ تربیت نومبایعین کے زیر اہتمام 21- مارچ 99ء کو البانین احمدیوں کا ایک روزہ سیمینار بیت الظفر ایمن ہاؤزن میں منعقد ہوا۔ آٹھ ریجنز کے 72 البانوی احمدیوں نے شرکت کی۔ نیشنل امیر صاحب جرمنی اور عبدالباسط طارق صاحب نے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب نے سوالوں کے جواب دیئے۔

واقفین نو کا کیمپ

Stuugarg شہر میں وقف نو کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 65 بچوں اور والدین اور سرپرستوں سمیت 105 احباب نے شرکت کی۔ بچے اور بچیاں یونیفارم میں ملبوس شریک ہوئے۔ اور مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

جلسہ سالانہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا چوبیسواں جلسہ سالانہ 20 تا 22- اگست مئی مارکیٹ من ہائیم میں منعقد ہو گا۔

ترجمہ نماز

ریجن ورتم برگ میں نماز کے لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سکھانے کے لئے خاص مہم چلائی گئی۔ اور باقاعدہ امتحانی پرچہ تیار کر کے حل کروایا گیا۔ آغاز میں صدران' نیشنل سیکرٹریان اور ریجنل معاونین نے پرچہ حل کیا اور بعد میں افراد جماعت سے پرچہ حل کروایا گیا۔ اس میں لجنہ بھی ذوق و شوق سے شامل ہوئی۔ اور امتحان میں خواتین زیادہ نمبر حاصل کر کے مردوں سے سبقت لے گئیں۔

مرکزی لائبریری

○ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مرکزی لائبریری کا افتتاح 20- مارچ 99ء مکرم امیر صاحب جرمنی نے کیا۔ یہ لائبریری ایوان خدمت اوفن باغ میں قائم کی گئی ہے اور اس کا نام ملک کے مایہ ناز احمدی مصنف ہدایت اللہ ہبش صاحب کے نام پر ہبش لائبریری رکھا گیا ہے۔ ہبش صاحب نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

(ماہنامہ نورالدین جرمنی- مارچ اپریل 99ء)

سالانہ اجتماع

○ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع 14 تا 16- مئی باد کروئس ناخ میں منعقد ہو گا۔ جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی خطاب فرمائیں گے۔

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب شہید کو احباب جماعت کا خراج تحسین

ایک دلنواز شخصیت

مکرم میاں عبدالمجید صاحب دارالصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ ہرچند کہ یہ دنیا ایک عارضی قیام کی جگہ ہے۔ ایک سرائے ہے' ایک سفر ہے جس کی آخری منزل اخروی زندگی ہے۔ ان سب باتوں کو تسلیم کرنے کے باوجود' بعض شخصیتوں کا اس دنیوی منظر سے اچانک اوجھل ہو جانا کثیر تعداد لوگوں کے لئے ایک جانگداز صدمہ بن جاتا ہے اور جدا ہونے والی شخصیت کی یاد سے دل میں ایک ٹیس سی اٹھنے لگتی ہے۔

ایک ایسی دلنواز اور دلکش شخصیت محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی بھی تھی جن کی المناک شہادت کا واقعہ 14۔اپریل 1999ء کو پیش آیا جو دنیائے احمدیت کو سوگوار کر گیا۔

شہید مرحوم کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جن کا ان سے جسمانی رشتہ کا تعلق بھی تھا اور روحانی بھی' جن شاندار الفاظ میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 16۔اپریل 99ء میں خراج تحسین پیش کیا ہے اس نے تاریخ احمدیت میں ان کو ایک لازوال اور غیرفانی مقام بخش دیا ہے۔ حضور نے ان کے متعلق فرمایا کہ "وہ نہایت محنتی' خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ انکسار ایسا تھا کہ بالکل بے تکلف اظہار تھا" خلیفہ وقت چونکہ خدا تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہیں اس لئے ان کے تعریفی کلمات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

37 سال کی مختصر عمر میں انہیں نمایاں طور پر خدمت دین بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے شعبہ کمپیوٹر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور کمپیوٹر کو دینی مقاصد کے لئے مختلف جماعتی اداروں میں رائج کر کے ان اداروں کو دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر دیا۔ آئندہ ان کاموں میں جتنی وسعت ہوگی۔ وہ ان کے اولین معمار ہونے کی فضیلت کو نمایاں کرتی رہے گی۔

ان کی شخصیت کے متعلق ان سے قریبی تعلق رکھنے والے زیادہ بہتر انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہیں گے۔ خاکسار کو ان جیسی مصروف شخصیت سے کوئی زیادہ رابطہ کا موقعہ تو نہیں ملا۔ تاہم جس حد تک یہ سعادت میسر آئی اس سے میرے دل کے نہاں خانہ میں جو اثرات مرتب ہوئے ان کا اظہار کرنے کو دل چاہتا ہے۔

چند سال قبل جب خاکسار دارالصدر غربی حلقہ قمر میں بطور زعیم انصار اللہ خدمت بجالا رہا تھا۔ تو چندہ مجلس انصار اللہ کے سلسلے میں محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے کام آپ نے اپنے فرزند یعنی صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے سپرد کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں ان سے رابطہ کروں۔ خاکسار کو اس سے پہلے آپ سے تعارف نہیں تھا۔ چنانچہ خاکسار کسی قدر جھجکتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مقصد بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں دن آ کر چندہ وصول کر لوں اور عین وعدہ کے مطابق نہایت بشاشت اور خندہ پیشانی سے ادائیگی فرمادی۔

ان کے اپنائیت کے طرز عمل کی وجہ سے دل تو چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی بہانے سے ان کی معیت کا زیادہ سے زیادہ لطف اٹھایا جائے لیکن دینی کاموں میں ان کی مصروفیت کے مدنظر اپنے جذبہ شوق کو دباتے ہوئے واپس ہوا۔

اس مختصر سی شناسائی کے بعد گاہے بگاہے جب کسی سڑک پر یا کسی اور مقام پر ان کا سامنا ہوتا تو ان کو سلام عرض کرنے کا موقعہ مل جاتا اور دل میں ایک انبساط کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ اعلیٰ اخلاق کے جو پھول ان کی شخصیت میں کھلے ان کی خوشبو فضا کو ہمیشہ مہکاتی رہے گی۔ اور ان کے چاہنے والوں کے دل سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں اٹھتی رہیں گی۔

ایک روشن چراغ

مکرم طارق محمود صاحب دارالصدر شمالی لکھتے ہیں۔

14۔اپریل کی صبح معمول کے مطابق ہی شروع ہوئی۔ مگر ساڑھے دس بجے کے قریب ایک اطلاع نے اچانک اس صبح کو غیر معمولی بنا دیا۔ یہ خبر صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے نامعلوم افراد کے ہاتھوں زخمی ہونے کی ملی۔ میں سن ہو کر رہ گیا۔ پھر فوراً فضل عمر ہسپتال کی طرف بھاگا۔ راستے میں معلوم ہوا کہ صاحبزادہ صاحب کو چنیوٹ ہسپتال پہنچایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ چنیوٹ کے قریب ہوا اور ہسپتال پہنچ کر خدا تعالیٰ نے انہیں شہادت کا رتبہ عطا فرمایا۔ زبان سے انا للہ ..... نکلا۔ مگر اس خبر سے ایسی کیفیت ہوئی کہ جس کا الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ فوری طور پر چنیوٹ پہنچے لوگوں کا ہجوم پہلے سے موجود تھا۔ صاحبزادہ صاحب کو دیکھا تو لگا کہ اب دل کام کرنا چھوڑ دے گا۔ شہادت کے بعد بھی وہی پر سکون چہرہ۔ لوگوں کا ایک فقرہ زیادہ سننے میں آیا۔ ہائے ظالموں نے اس فرشتہ کو کیوں مار دیا۔ یہ تو فرشتہ ہے یہ ہجوم چنیوٹ ہی کا تھا۔ خدا تعالیٰ نے شہادت کے بعد ایسا نور ان کے چہرے کو بخشا کہ اکثر لوگ یہی کہتے ہوئے سنے گئے۔ لوگ ان ظالموں کو بددعائیں دے رہے تھے۔

گلشن احمد کے اس پھول کو ظالموں نے اس خیال سے نوچ ڈالا کہ ہم اس پھول کی خوشبو اور مہک کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔ لیکن خدا نے اس پھول کو ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ کر دیا اور ان ظالموں کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا۔ مجھے ان کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ ابھی اٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔ وہی روشن چہرہ پرسکون اور مسکراہٹ لئے ہوئے تھے۔

پولیس نے اپنی کارروائی مکمل کی اور ہم ان کی میت لے کر ربوہ پہنچ گئے۔ ان کی شہادت کی خبر ربوہ بھر میں پھیل چکی تھی ہر چہرہ اداس اور غمگین مگر اپنے رب کی رضا پر راضی اور صابر۔

چنیوٹ میں لوگ پوچھتے تمہارا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔ انہوں نے ضد کی تو بتایا یہ میرا بہت کچھ لگتا تھا۔ یہ میرا بھائی ہے' استاد ہے اور بہت سے رشتے ہیں ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا مگر خاموش ہو رہے۔ انہیں کیا معلوم کہ یہ شخص میرا کیا ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ یہ ایک عظیم خاندان کا عظیم چشم و چراغ تھا۔ یہ خدا کے محبوب بندے کی آنکھوں کا تارا تھا۔

میری پہلی ملاقات ان سے مارچ 89ء میں کمپیوٹر کے حوالہ سے ہوئی۔ مجھے وہ پہلی ہی ملاقات میں بہت پیارے لگے۔ بات کرنے کا طریق نہایت ہی شاندار۔ نہایت دھیمے لہجے میں بات کرتے۔ ان سے بار بار ملنے کی خواہش دل میں رہتی۔ میرا ان سے استاد شاگرد والا تعلق بھی بنا جو آخری دم تک قائم رہا۔ اس عرصہ میں کبھی ناراضگی یا ڈانٹ ڈپٹ والا معاملہ پیش نہ آیا۔ بلکہ ہماری غلطیوں کی پردہ پوشی کرتے رہے۔ وہ ایک بہترین انسان کے ساتھ ساتھ بہترین استاد بھی تھے۔ خدام الاحمدیہ پاکستان میں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ بھی اکثر ملا کرتا تھا۔ وہ خود بھی ہر وقت ڈیوٹی پر حاضر رہتے اور کام کے طریق بھی بڑے احسن رنگ میں بتاتے رہتے۔ اس تعلق کے دوران میں اکثر کوشش کرتا کہ آج ضرور سلام میں پہل کروں گا مگر کبھی کامیاب نہ ہو سکا۔ وہ ہمیشہ سلام میں پہل کیا کرتے تھے۔ روزانہ اپنے بچوں کو سکول چھوڑنے جاتے تو اکثر ان سے ملاقات ہوتی۔ بڑے تپاک سے ملتے۔ اب وہی گلیاں ہیں' وہی سڑکیں ہیں لیکن جن کو نظریں ڈھونڈتی ہیں وہ نظر آتے نہیں۔

درخشندہ ستارہ

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ایک سانحہ' ایک [illegible] اور ایک دردناک واقعہ جس پر کچھ لکھتے ہوئے آج قلم بھی لرز رہا ہے جیسے کہ اسے ابھی تک یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے باوجود شاید یہ غلط ہی ہو۔ لیکن حقیقت کبھی جھوٹ نہیں ہوا کرتی۔

آج کئی دن بیت جانے پر بھی دل و دماغ اس جانکاہ صدمہ کے بوجھ تلے اسی طرح دبے ہوئے ہیں جیسے ابھی چند لمحوں پیشتر وہ واقعہ رونما ہوا ہے' نہ جانے یہ اندوہناک صدمہ کتنا عرصہ ہمیں ہچکولے دیتا رہے گا۔ اور جانے والے کی یاد تڑپاتی اور رلاتی رہے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کامل یقین بھی ہے کہ وہ پیارا خدا جس نے یہ غم دیا ہے یقیناً وہ ہمارے زخمی دلوں پر ضرور صبر اور تسکین کا پھاہا بھی رکھ دے گا کیونکہ وہی اس کا مداوا کر سکتا ہے۔ اپنے تو کچھ بس میں نہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود کا ایک حسین و جمیل اور مایہ ناز وجود "صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد" جو بے شمار خوبیوں کا مالک۔ بے لوث اور انتھک کام کرنے والا۔ لاتعداد صلاحیتیں رکھنے والا' بہت بعد میں آیا اور بہت آگے نکل کر تمام دنیاوی وسعتوں کو پھلانگ کر اور انتہائی بلندیوں کو چھو کر شہادت کا عظیم مقام پا گیا۔ بلکہ یہی نہیں خاندان حضرت مسیح موعود کو وہ اعزاز دے گیا جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ آج جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کی شہادت پر نازاں ہے' بلکہ یہ حسرت رکھتا ہے کہ اے کاش یہ موقعہ اسے میسر آتا۔ لیکن شہادت کا یہ تاج جس کے سر پر سجنا تھا اسی کو نصیب ہونا تھا۔

صاحبزادہ موصوف جو ابھی زندگی کی صرف 37 بہاریں دیکھ پائے تھے شہادت کے عظیم مقام پر سرفراز ہو کر آخرت کو سدھار گئے۔ جو ابدی سکون کا مقام ہے۔ اے جانے والے تجھے تیرا یہ سفر آخرت مبارک ہو۔ تیرے ہر کام پر جو تو نے اپنی زندگی میں دین کے لئے سرانجام دیئے ان پر ساری جماعت کو رشک ہے اور تیری بہادری پر تو بیحد ناز ہے۔

میری آپ سے سب سے پہلی ملاقات محترم میر سید قمر سلیمان احمد صاحب سیکرٹری نمائش صد سالہ کی وساطت سے ہوئی۔ میں جب بھی کسی کام کے سلسلہ میں آپ سے ملا تو آپ نے ایک عجیب پیاری سی مسکراہٹ اپنے چہرہ پر بکھیری اور آپ نے اس لطافت سے بات کی کہ میں اس سے لطف اندوز ہوئے بغیر نہ رہا۔ آپ بے شک خاموش طبع تھے لیکن ایک دلنواز شخصیت کے مالک بھی تھے۔ آپ کی شیریں زبان آپ کے تمام اوصاف حمیدہ کو اجاگر کرنے کا باعث بنتی اور آپ سے ملنے والا حیران رہ جاتا کہ آپ کتنے منکسرالمزاج ہیں۔ پس اے جانے والے تجھ پر ہزاروں سلام ہوں۔ تُو تو سرخرو ہو کر فردوس بریں میں اپنا ڈیرہ جما بیٹھا۔ تیرا پیارا خدا تجھ سے راضی ہو گیا اور تو اپنے خدا سے۔

آخر میں رب العزت سے ہماری عاجزانہ دعائیں ہیں کہ وہ تیرے معصوم بچوں بیوی بہن بھائیوں اور دوسرے عزیز رشتہ داروں کا بھی سدا حامی و ناصر ہو۔ نیز ہر لحہ اور ہر آن ان کا سہارا بنے۔ (خدایا تو ایسا ہی کرنا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک داعی الی اللہ کی یادداشتیں

راجوری سے سری نگر تک پیدل سفر

حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جولائی 1938ء کے آخری عشرہ میں خاکسار نے آٹھ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد تشکیل دیا تا راجوری سے سری نگر تک کا پیدل سفر کر کے دعوت الی اللہ کا کام کیا جائے۔ اس وفد میں مولوی عطاء اللہ صاحب' مولوی ثناء اللہ صاحب' ماسٹر بشیر احمد صاحب' میاں محمد محسن صاحب' اور میاں اللہ دتہ وغیرہ میرے ہمراہ تھے۔ دوران سفر بڑے کٹھن راستے عبور کرنا پڑے دریائے پونچھ کی پہلی آبشار وہاں سے شروع ہوتی دیکھی۔ گرمیوں میں وہاں سردی کا یہ عالم دو گھنٹہ سے زیادہ وہاں رہنے کی قدرت گویا اجازت ہی نہ دیتی تھی۔ سردی سے دانت بجنے لگے۔ ہم نے وہاں سے بھاگنا شروع کیا۔ تین میل تک بھاگنے کے بعد ہم قدرے گرم ہوئے۔ وہاں پہاڑ کی چڑھائی بھی ختم ہو گئی تھی اور اترائی پھر سری نگر تک چلی گئی تھی جب ہم پہلے ہی دن بڈھانوں سے روانہ ہوئے تو چڑھائی شروع ہو گئی تھی اور ہم نے شام تک پچیس میل پیدل سفر طے کیا تھا اور چڑھائی میں آخری مکان تھا جہاں میرے ساتھیوں نے رات کاٹنے کی درخواست کی مگر گھر والوں نے صاف انکار کر دیا۔ اب واپس ہی جا سکتے تھے کیونکہ آگے کوئی مکان نہیں تھا۔ بڑی منت سماجت کی مگر سب بے سود۔ واپس میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ اب کیا کریں؟ پھر میں خود اس گھر گیا اور گھر والوں سے السلام علیکم کہا۔ وہ سب اندر چولہے کے آگے بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے زمین پر ہی ایک "لوئی" گرم چادر بچھا دی اور میں بھی چولہے کے آگے بیٹھ گیا۔ میں نے ان سے خیریت دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بڑی لڑکی سر درد سے مری جا رہی ہے۔ میں نے کہا اسے یہاں بلاؤ۔ وہ میرے پاس آ بیٹھی میں نے اس کا ماتھا پکڑ کر دم کیا اور پوچھا بتاؤ بیٹی اب کیا حال ہے؟ وہ اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ میرا سر اس قدر ہلکا ہو گیا ہے اور درد بھی کافور ہو گئی ہے گویا کہ درد تھی ہی نہیں۔ حالانکہ وہ چار دن سے درد سے تڑپ رہی تھی۔ اس چیز کا گھر والوں پر بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے رہائش کا انتظام کیا اور ساتھ ہی روٹی پکانا شروع کر دی۔ میں نے ساتھیوں کو اندر بلا لیا۔ ہم نے نماز مغرب اور عشاء باہر ہی جمع کر لی تھی۔ کھانا کھا کر بڑے آرام سے رات بسر کی۔ صبح پھر انہوں نے میرے لئے تازہ روٹی پکا دی۔ ہم سب نے ناشتہ کے بعد دوبارہ سفر شروع کر دیا خدا کا شکر ہے کہ رات آرام سے کٹ گئی ورنہ ایسے خطرناک جنگل میں جہاں چیتے' ریچھ' بندر اور کئی قسم کے درندے ہیں رات کیسے گزرتی۔ میرے ساتھیوں نے کافی روٹیاں پکوا کر ساتھ لے لی ہوئی تھیں اور مجھ سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب ہمیں آپ کا بڑا فکر ہے ہم تو روکھی سوکھی کھانے کے عادی ہیں مگر آپ کیا کریں گے۔ میں نے کہا آپ اپنا فکر کریں اور مجھے آپ اللہ تعالیٰ کا ہی مہمان رہنے دیں۔ سو آج پہلے دن ہی انہیں اس چیز کا تجربہ ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنے بندے کے لئے سامان پیدا کرتا ہے۔ اب غیر آباد علاقہ میں سفر ہو رہا تھا۔ دور دور تک کوئی آبادی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ سب حیران تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ راستہ میں ایک مسافر سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بتایا کہ تین میل کے فاصلہ پر علی آباد کی سرائے ہے اور اس سے ایک میل جنوب کی طرف تین چار مکان بھی ہیں۔ یہ سن کر قدرے دلیری ہوئی۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور اندھیرا بھی گھپ ہو رہا تھا۔ آج کے دن کا سفر بھی تیس میل کے قریب ہو گیا تھا۔ تھکان کی وجہ سے مجھے بخار ہونے لگ گیا تھا۔ بھوک' تھکان اندھیرا اور بخار' جب یہ چاروں چیزیں اکٹھی ہو گئی تو قریب سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آنے لگیں۔ ہم نے گھر والوں کو آواز دی کہ کتے باندھ لو انہوں نے کتے باندھ لئے۔ میں ان کے گھر میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے میرے لئے ایک چارپائی خالی کر دی اور میرے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ یہاں سے لکڑیاں لے لو باہر چولہا ہے وہاں روٹی پکاؤ اور کھاؤ اور وہیں آرام بھی کرو۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے سامنے ایک پلیٹ چاولوں کی اور ساتھ گوشت لا کر رکھ دیا۔ میں نے کہا چاول کچھ زیادہ ہیں۔ کچھ چاول نکال لیں۔ کہنے لگے آپ کی جتنی طبیعت چاہتی ہے کھا لیں۔ ہمارے لئے کافی چاول باقی ہیں۔ میں نے بھوک کے مطابق کھانا کھایا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ نماز وغیرہ پڑھی تو وہ چائے لے آئے۔ میرے ساتھی بھی کھانا کھا کر مجھے دبانے کے لئے آ گئے اور خوب دبایا۔ گھر والوں نے بھی دبانے میں حصہ لیا۔ وہاں اس گھر میں مرد و بچے کل دس افراد تھے اور ان کا جنگل میں بسیرا تھا۔ انہیں امام مہدی کے آنے کی اطلاع دی اور نماز روزہ کی تاکید کی۔ رات بڑے سکون کے ساتھ گزر گئی۔ صبح پھر گھر والوں نے میرے لئے چائے اور مکئی کی تازہ روٹی پکائی۔ میں نے بھوک کے مطابق ناشتہ کیا۔ میرے ساتھی بھی صبح ہی ناشتہ کر کے فارغ ہو چکے تھے۔ ہم نے صبح ہی اگلے سفر کی تیاری کی اور چل دیئے۔ راستے میں بڑے خطرے تھے۔ برف کے پل بنے ہوئے تھے جن کے نیچے سے پانی بہہ رہا تھا۔ اس برف کے پل پر سے لوگ اور چارپائے پانی عبور کرتے تھے۔ تھوڑے فاصلہ پر علی آباد کی غیر آباد سرائے آ گئی جو غالباً جہانگیر بادشاہ نے بنوائی تھی۔ سفر کی زیادتی کی وجہ سے بخار بڑھ گیا اور بارش بھی ہونے لگی۔ کیونکہ میرے ساتھیوں کے پاس کھانا وافر تھا میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے کمزوری کی وجہ سے مزید نہیں چلا جاتا اس لئے آج کسی گھنے درخت کے نیچے ہی بسیرا کر لیتے ہیں۔ جنگل میں لکڑی بھی خوب ہے آگ جلا کر گزارہ کر لیں گے۔ چنانچہ ایک بڑے سایہ دار درخت کے نیچے ڈیرے ڈال لئے۔ نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں۔ نماز کے دوران ہی ایک عورت ادھر سے گزری۔ بعد میں ہم لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے تو نیچے کی جانب سے ایک آدمی پکارنے لگا کہ ادھر آ جاؤ۔ ہم ادھر چلے گئے۔ اس کا بڑا وسیع مکان تھا۔ اس نے صحن میں میرے لئے چارپائی بچھوائی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے بستر کروایا اور لیٹ گیا۔ گفتگو کے دوران معلوم ہوا کہ وہ مکان سرکاری ہے اور وہ جنگل کا رکھوالا ہے۔ چند اور گھر بھی اس کے قریب آباد تھے۔ میں نے اس کے ذریعے دوسرے گھر والوں کو پیغام دیا کہ شام کا کھانا کھانے کے بعد تمام مرد اس گھر میں تشریف لے آئیں۔ اس گھر والے نے میرے لئے کافی اور چاول تیار کروائے۔ غرضیکہ بہت خدمت کی۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی۔ تھوڑی دیر کے بعد قریبی مکانوں سے پندرہ سولہ آدمی آ گئے۔ انہیں نماز و روزہ کی تاکید کی اور خوب خوشگوار ماحول میں انہیں دعوت الی اللہ کی۔ وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ رات بڑے آرام سے گزری۔ صبح پھر انہوں نے توفیق کے مطابق میرے لئے ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ کے بعد پھر ہم نے جنگل کا سفر شروع کر دیا۔ راستہ میں دوبارہ بارش شروع ہو گئی۔ بہت بڑے بڑے قدرت کے لگائے ہوئے درخت دیکھنے میں آئے۔ دیار کے بعض درخت اتنے بڑے تھے کہ ان کے تنوں کا پھیلاؤ چالیس فٹ کے قریب تھا گو درختوں کے پہاڑوں کے پہاڑ کھڑے نظر آتے تھے۔ مختلف قسم کے جانور قسم قسم کی بولیاں بول کر اپنی حکومت اور رہائش کی طرف اشارہ کر رہے تھے گویا کہ وہ اس جنگل کے واحد مالک تھے۔ بھیگتے ہوئے ہم اہیر پور پہنچے جو شوپیاں سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں ایک درزی کی دوکان تھی۔ اس درزی سے کہا کہ ہم نے یہاں رات گزارنی ہے۔ اگر یہاں کوئی مسجد' سکول یا سرائے ہے تو ہمیں بتاؤ۔ وہ مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہنے لگا کہ پہلے یہ چائے کی پیالی پیئں اور پھر ہماری دکان کے اوپر سکول ہے۔ ماسٹر سے پوچھ کر رات گزار لینا۔ ہم جب اوپر گئے تو سکول کا دروازہ باہر سے بند تھا۔ دروازہ کھول کر اندر چلے گئے۔ سکول کے صحن میں ماسٹر صاحب کی چارپائی پڑی تھی اور ساتھ ہی بستر پڑا تھا۔ میرے ساتھیوں نے اس کا بستر اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور میرا بستر بچھا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ماسٹر صاحب تشریف لے آئے۔ ہم اس وقت نماز وغیرہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس سے بات چیت ہوئی کہ ہم نے رات آپ کے ہاں گزارنی ہے۔ کہنے لگے بہت اچھا۔ میں نے کہا میرے ساتھیوں کو کوئی ایسا مکان بتا دیں جہاں یہ روٹی وغیرہ بآسانی پکا سکیں۔ کہنے لگے آپ کا کھانا میں لاؤں گا اور انہیں جگہ بتا دیتا ہوں۔ گویا اس بیچارے نے سب کام کروا دیا۔ میرے لئے کشمیری کھانا شلغم چاول لے آئے میں نے بھی خوب کھائے۔ شام کی نماز پر چند آدمیوں کو بلایا گیا جن میں ایک مخالف بھی آ گیا۔ اس نے بہت سے اعتراضات بھی کئے جن کے تسلی بخش جواب سن کر خاموش ہو گیا۔ ہم نے دل کھول کر دعوت الی اللہ کی۔ بارش بھی بدستور جاری رہی۔ صبح بغیر ناشتہ کے ہی چل پڑے کہ شوپیاں چل کر کھانا وغیرہ کھائیں گے اور پھر موٹر پر سوار ہو جائیں گے۔ مگر ابھی نصف راستہ ہی چلے تھے کہ میرے ساتھی بیٹھ گئے کہ اب مزید نہیں چلا جاتا میں نے ایک درخت پر چڑھ کر دیکھا کہ ایک عورت دودھ کا ایک بڑا سا برتن لئے جا رہی ہے۔ میں نے اسے آواز دی تو وہ آ گئی۔ پوچھنے پر جواب دیا کہ میرے پاس پانچ سیر دودھ ہے۔ ہم نے چھ آنے میں سارا ہی خرید لیا۔ اب مسئلہ اسے رکھنے کا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنا بڑا برتن بھی کوئی نہ تھا۔ اس نے بتایا کہ پاس ہی ایک مائی کا مکان ہے ہم وہاں چلے گئے اور اس سے ایک نئی ہنڈیا لے کر دودھ گرم کیا اور سب دوستوں کو پلا دیا میں نے کہا کہ میں تو خالی پیٹ دودھ نہیں پی سکتا۔ مجھے ہضم نہیں ہوتا۔ وہ مائی میری باتیں سن رہی تھی وہ اندر سے میرے لئے ایک مکئی کی روٹی لے آئی اور مجھے دے دی۔ میں نے اس کا تھوڑا سا ٹکڑا لے کر کھا لیا اور باقی بانٹ دی اور مائی کو دو آنے دے دیئے۔ بعدہٗ چل کر شوپیاں پہنچے۔ وہاں ایک احمدی درزی جو میرے بچپن کے واقف تھے مل گئے۔ وہ چائے اور کلچے لے آئے۔ ہم سب نے خوب کھائے۔ اب سری نگر کا سفر صرف بیس میل باقی رہ گیا تھا۔ وہاں سے لاری بھی مل گئی لیکن اس میں صرف ایک آدمی کی گنجائش تھی۔ میں نے دوستوں سے کہا کہ آپ کل سری نگر میں دفتر اصلاح پوچھ کر آ جانا۔ میں آج جا کر آپ کی رہائش وغیرہ کا انتظام کرتا ہوں۔ سب کہنے لگے کہ ٹھیک ہے میں ظہر کے وقت سری نگر پہنچ گیا۔ میں بھی پہلی مرتبہ سری نگر گیا تھا۔ لوگوں سے پوچھ کر دفتر پہنچا۔ دفتر میں مولوی عبدالواحد صاحب مل گئے۔ ان سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ وہ یہ سن کر بڑے حیران ہوئے کہ اتنا سفر پیدل طے کیا ہے۔ نماز پڑھ کر ایک احمدی دوست کے کارخانہ میں ساتھیوں کی رہائش کا انتظام کیا۔ دوسرے دن ساتھی بھی پہنچ گئے۔ کارخانے میں دوسرے دن وہ ساتھی آ کر ٹھہر گئے اور قریب ہی ان کو ایک سستا ہوٹل دکھا دیا۔ چار دن سری نگر میں قیام کیا۔ محلہ خانیار میں قبر مسیح اور شاہی مسجد دیکھی جس کے دیار کی لکڑی کے تین صد کے قریب اونچے اونچے ستون ہیں۔ جماعت کے احباب سے ملاقات ہوئی۔ چار دن قیام کرنے کے بعد دوبارہ اسی راستے سے ایک ہفتے کا پیدل سفر کر کے واپس بخیریت پہنچ گئے۔

(میری یادیں ص 188 تا 194)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

پاکستان کے شمالی علاقے

محمود مجیب اصغر صاحب

پاکستان کا شمالی مغربی سرحدی صوبہ (N.W.F.P) کسی زمانے میں گندھارا سلطنت کا ایک حصہ تھا اب بھی اس صوبہ اور اس کے قرب وجوار میں آثار قدیمہ سے ماضی کی بدلتی ہوئی تہذیبوں کا پتہ چلتا ہے۔

صوبہ سرحد کا شمالی نصف حصہ پانچ دریائی وادیوں' کاغان' انڈس (اباسین)' سوات' دیر' چترال پر مشتمل ہے۔ اس صوبے کا غالباً سب سے معروف مقام درہ خیبر ہے جو افغانستان اور مغربی ممالک کے ساتھ آمدورفت کا اہم اور تاریخی راستہ ہے۔ سرحد کو صحت افزاء مقامات' ابلتے ہوئے دریاؤں' بہتے ہوئے پانیوں' بلند ہوتے ہوئے پہاڑوں' برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں' ویران شدہ مذہبی عبادت گاہوں (جیسے بدھ مت کی عبادت گاہیں اور خانقاہیں) زبردست سرسبز وادیوں اور دروں کی وجہ سے خاص اہمیّت حاصل ہے۔ گندھارا تہذیب کے مجسموں' آثار قدیمہ کے کھنڈرات' بدھ کے مجسموں' پتھروں کو تراش کر بنائی گئی مورتیوں کی خاص دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

جہاں تک سیرگاہوں کا تعلق ہے لوگ عموماً بحرین' ایوبیہ' جھیل سیف الملوک' ماہودند (Mahodand) چترال' شوگران' کالام' وادی کالاش (کافرستان) نتھیاگلی' گھوڑا گلی وغیرہ کی ضرور سیر کرتے ہیں۔ تربیلا ڈیم' اس کی جھیل اور پاکستان کا سب سے بڑا پن بجلی گھر بھی سرحد میں واقع ہے اور قابل دید ہے۔

جن لوگوں کو چوٹیوں پر چڑھنے اور گلیشیئرز کو دیکھنے کا شوق ہے وہ شمالی علاقوں گلگت' ہنزہ اور خنجراب درہ تک جانے کی کوشش کرتے ہیں شاہراہ ریشم دریائے سندھ (اباسین) کے ساتھ ساتھ انتہائی شمال تک لے جاتی ہے۔

بعض غیر ملکیوں اور پاکستانیوں کو جنگلی زندگی Wild Life سے دلچسپی ہوتی ہے وہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے نیشنل پارکوں اور Sanctuaries کی تلاش میں نکلتے ہیں اور اپنا شوق پورا کرتے ہیں۔ یہ شعبہ اپنی وسعت کے لحاظ سے بہت پھیلا ہوا اور دلچسپ موضوع ہے۔

چنانچہ اسی مقصد کے لئے خنجراب نیشنل پارک کو خاص طور پر تیار کیا گیا ہے۔ جہاں پاکستان کے شمالی علاقے گرمیوں میں سیر و تفریح کے لئے بہت موزوں ہیں وہاں اس علاقے کے ماضی میں جھانکنے کے لئے صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے سنگم پر ٹیکسلا کا عجائب گھر اور صوبہ سرحد میں پشاور' سوات' مردان اور چکدرہ کے عجائب گھر خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اگرچہ مردان اور چکدرہ کے عجائب گھر برائے نام ہی ہیں تاہم سوات' ٹیکسلا اور پشاور کے عجائب گھروں سے خاصی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح بدھ مت کی ویران عبادت گاہیں اور خانقاہیں اور اوچ (مالاکنڈ) دیر ڈویژن میں نور محل کے تبرکات خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اس مضمون میں ایسے بعض مقامات کا کچھ ذکر کرنا مقصود ہے۔

عجائب گھر سوات

(Swat)

سوات کا عجائب گھر سیدو شریف میں واقع ہے۔ بہت خوبصورت عمارت ہے اور بدھ مت اور گندھارا کی تہذیب کے بارہ میں بہت اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس عجائب گھر میں سوات کی مختصر اور دلچسپ تاریخ اس طرح درج ہے۔ "سوات پاکستان کا حسین خطہ ہے اس کا رقبہ چار ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا ہے اس کے شمال میں چترال' جنوب میں بونیر' مغرب میں دیر' اور مشرق میں ہزارہ کوہستان کا علاقہ واقع ہے۔ مورخین سوات کا قدیمی نام سواتی قرار دیتے ہیں جبکہ بعض اسے سواستوس کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں بعض کے خیال میں سو۔ ات سے سوات بن گیا ہے۔ جس کے معنے ہیں سورج کی مانند چمکنے والا۔

سوات کا ایک قدیمی نام سواد بھی قرار دیا جاتا ہے جو بعد میں بگڑ کر سوات بن گیا علاوہ ازیں بعض قدیمی کتب میں سوات کا ذکر اُدھیانہ کے نام سے بھی آیا ہے جو سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں گلستان یا باغ۔ سوات تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ تین ہزار سال قبل مسیح میں آریائی نسل کے لوگ وادی سوات میں آباد ہوئے۔ چھٹی صدی (ق-م) میں یہ علاقہ ایرانی ساسانیوں کے زیر اثر رہا۔ 326 ق-م میں سکندر اعظم ایران اور موجودہ افغانستان فتح کر کے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ افغانستان سے روانگی کے وقت یونانی لشکر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک حصہ درہ خیبر کے راستے پشاور داخل ہوا جبکہ لشکر کا دوسرا حصہ جس کی قیادت سکندر اعظم خود کر رہا تھا۔ کونڑ (افغانستان) سے ہوتا ہوا باجوڑ کے راستے وادی سوات میں داخل ہوا اور اس نے سوات کے بانڈی نامی گاؤں کے قریب دریائے سوات عبور کر کے منگورہ (سوات) پر بھرپور حملہ کیا۔

سوات کے لوگ بدھ مذہب کے پیروکار تھے۔ سکندر اعظم کے بعد سوات راجہ چندر گپت موریہ کے زیر اثر رہا۔ اشوک کی موت کے بعد 125 ق-م میں سیتھن قوم کے ساکا قبیلے نے سلطنت گندھار (جس میں سوات شامل تھا) پر حملہ کیا لیکن بعد میں اس قوم کے کشن قبیلے نے ساکا قبیلے سے حکومت چھین لی اور انہوں نے گندھارا سے لے کر گنگا وادی تک اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ یہ قبیلہ تاریخ میں کشن خاندان کے نام سے مذکور ہے۔ راجہ کنشک بھی اسی قبیلے کا مشہور بادشاہ تھا۔ اس وقت بھی یہاں بدھ مت کا دور دورہ تھا اور سوات کو بدھ مذہب کے مقدس مقام کی حیثیت حاصل تھی۔ کنشک کے دور حکومت میں بدھ مت کو بہت عروج حاصل ہوا۔

403ء میں چین کا مشہور سیاح فاہیان ہندوکش کے راستے سے ہوتا ہوا ریاست سوات میں داخل ہوا۔ اس نے یہاں پانچ سو بدھ خانقاہوں کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔

519ء میں چین کا ایک اور سیاح سنگ یون اپنے سفرنامے میں سوات کا ذکر یوں کرتا ہے" سوات کی وادی میں بدھ مذہب عروج پر ہے رات کے وقت خانقاہوں میں اتنی کثرت سے گھنٹیاں بجتی ہیں جس سے تمام فضا گونج اٹھتی ہے۔"

700ء میں چین کے ایک اور مشہور سیاح ہیون سانگ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ "سوات میں بدھ مذہب زوال پذیر ہے" دریائے سوات کے کنارے چودہ سو خانقاہیں برباد اور غیر آباد ہو گئی ہیں ہیون سانگ نے مزید لکھا ہے کہ اس وقت اس علاقے کے اکثر باشندے مستقلاً جادوگری یا طلسمات کو بطور پیشہ اختیار کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ تبت میں مروجہ لاما مذہب کے بانی پدما سنبھاوا نے اس علاقے میں جنم لیا تھا۔ گیارھویں صدی عیسوی میں محمود غزنوی کی افواج باجوڑ کے راستے سوات میں داخل ہوئیں تو اس وقت سوات میں راجہ گیرا کی حکومت تھی گیرا حکومت کا پایہ تخت سوات ہوڈیگرام گاؤں کے مشرقی پہاڑوں کے اوپر تھا جو ایک مضبوط اور بڑے قلعے کی شکل میں مورچہ بند تھا راجہ گیرا کی شکست کے بعد سارا علاقہ محمود غزنوی کے قبضہ میں چلا گیا۔ یہ علاقہ بعد میں پشتون دلہ زاک قبیلے اور سواتی پشتونوں اور یوسف زئی قبیلے کے زیر اثر رہا۔

ٹیکسلا عجائب گھر

ٹیکسلا پنجاب کے شمال میں واقع ہے یہاں کے عجائب گھر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ٹیکسلا (Taxila یا Tak Sha Sila) عجائب گھر کا سنگ بنیاد ہند کے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ Chelmsford نے 1918ء میں رکھا اور یہ عمارت دس سال کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ خان بہادر سر محمد حبیب اللہ نے 1928ء میں عجائب گھر کا افتتاح کیا۔

1913ء تا 1934ء کی کھدائیوں کے دوران ڈائریکٹر جنرل آرکیالوجیکل (Archiological) سروے آف انڈیا سرجان مارشل نے تین قدیم شہر' متعدد بدھ مت کی عبادت گاہیں (Stupas) اور خانقاہیں (Monastries) دریافت کی ہیں۔ ان میں پہلا قدیم شہر بھڑ ماؤنڈ (Bhir Mond) ہے جس پر ہیمامیشیوں (Achacmeians) نے بھی حکومت کی۔ یہاں پر ہندو راجہ امبھی وائی (Ambhi) نے ٹیکسلا میں 326 ق-م میں سکندر اعظم کی مہمان نوازی بھی کی۔ اس کے چار سال بعد چندر گپت موریہ (Chandra Gupta Mourya) نے یہاں قبضہ کر لیا۔ 232 ق م میں مورین بادشاہ اشوک (Mouryian Emperor Ashoka) کی وفات تک یہ شہر مورین سلطنت کا حصہ رہا تقریباً 190 ق م میں باختر Bactrian بادشاہ ڈیمیٹریوس Demetrious نے برصغیر کے شمال مغربی حصہ کو فتح کر کے ٹیکسلا کو اپنا پایہ تخت بنایا اور نیا شہر سرکپ (Sirkap) آباد کیا۔ جہاں یکے بعد دیگرے ساکا پہلوی اور کشان قوم Kushans Parthians Scythians نے حکومت کی۔ کشان قوم نے اقتدار حاصل کر کے ایک تیسرا نیا شہر سرسکھ آباد کیا جسے آخر کار سیتھن قوم نے پانچویں صدی عیسوی میں تباہ کر کے ٹیکسلا کی قدیم تاریخ کا باب بند کر دیا۔

نئی دریافتیں

پاکستان بننے کے بعد مندرجہ ذیل دریافتیں ہوئی ہیں۔

(i) سرائے خولہ (Sarai Khola) 1968ء میں اس کی دریافت ہوئی جس کی کھدائی سے 4 ادوار معلوم ہوئے الف 2800 ق-م- 3000-3100 ق-م تک نیا پتھر کا زمانہ (Late Neolithic Period)

ب 2400 ق م- 2800 ق-م تک کوٹ ڈیجی تہذیب۔

ج 1000 ق م گورستانی دور۔

د 700 ق م- 800 ق م زمانہ وسطی۔

(ii) ہتھیال (Hathial) 1980ء میں ہتھیال (Hathial) کی دریافت بھی اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔ یہاں گندھارا کی مدفون تہذیب کی دریافت نے وادی پشاور دیر اور سوات میں پائی جانے والی اسی طرح کی تہذیب کے رشتے استوار کئے اسی جگہ سے دریافت شدہ باقیات نے تین ادوار ظاہر کئے۔

الف 2600 ق-م کوٹ ڈیجی تہذیب۔

ب 800 ق-م 1200 ق-م گندھارا گورستانی دور۔

ج 200- 300 ق م سے 400-500 ق م ابتدائی تاریخی دور

عجائب گھر کے اردگرد مندرجہ ذیل بدھ عبادت گاہیں اور خانقاہیں دریافت ہوئی ہیں۔

(1) دھرما جیکا سٹوپا Dharmarajica Stupa یہ عبادت گاہ عجائب گھر کے جنوب مشرق میں تقریباً 2 میل کے فاصلے پر ایک میدان مرتفع پر واقع ہے (2) جنڈیال مندر Jandial Temple یہ مندر سرکپ شہر کے شمال کی طرف ہے اور غالباً اس کو یونانیوں نے تعمیر کیا تھا جو یہاں آنے سے قبل آتش پرست تھے۔

(3) موہڑا مرادو کی عبادت گاہ اور خانقاہ موہڑا مرادو کی عمارات آثار سرسکھ سے تقریباً ایک میل جنوب مشرق کو موضع موہڑا مرادو کے عقب میں ایک چھوٹے سے درے میں واقع ہیں کھدائی کے دوران بے شمار گوتم بدھ کے مجسمے برآمد ہوئے ہیں۔

(4) آثار جولیاں۔ جولیاں کی عمارت نسبتاً زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آراستہ اور بہتر حالت میں ہے۔ یہ عجائب خانہ سے شمال مشرق میں ساڑھے چار میل کے فاصلے پر ایک اونچی پہاڑی جس کی بلندی تقریباً 300 فٹ ہے واقع ہے۔

(5) آثار کلاواں یہ دھرماراجیکا اسٹوپا سے شمال کی طرف تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل آثار بھی قابل ذکر ہیں۔ گری' بھامالا' پیلا' رتہ پنڈ' لال چک' باجران' بھلڑ اسٹوپا' کنالا اسٹوپا اور خانقاہ قادر موہڑا اور اخوری وغیرہ جو زیادہ تر دوسری صدی عیسوی سے پانچویں صدی کے دوران تعمیر کئے گئے۔

نور محل اوچ شریف (ضلع دیر) کے تبرکات

بیان کیا جاتا ہے کہ مسجد نور محل اوچ شریف ضلع دیر براستہ تیمر گرٹھ میں آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک اور دیگر تبرکات موجود ہیں ان کی تاریخ' ایک پمفلٹ کی شکل میں الحاج اول دین اینڈ سنز پشاور نے شائع کی ہے جو تبرکات دکھانے والی کمیٹی کے ایک رکن سے حاصل کیا گیا اس میں مذکور ہے کہ..... امیر تیمور نے جس وقت ترکستان سے روانہ ہو کر شام و قسطنطنیہ کے ملکوں کو فتح کیا تو وہاں کے سادات' علماء اور معززین نے تبرکات عالیہ جو ان کے پاس تھے تحفہ کے طور پر امیر کو پیش کئے اور انہوں نے ترکستان پہنچائے۔ جب امیر شہر کے جانشینوں نے ہندوستان فتح کر کے سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ تبرکات مقدسہ کو بھی ہندوستان منتقل کیا۔ چنانچہ نسلاً بعد نسلِ شاہان مغلیہ کے قبضہ میں عالمگیر وغیرہ کے عہد حکومت تک دار الخلافہ دہلی' لاہور و بعض دیگر مقامات میں محفوظ رہے۔ یہاں تک کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد راجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب کے قبضہ میں آئے۔ اس نے اپنی والدہ کو بغرض حفاظت حوالہ کئے۔ رانی نے احتراماً خاص قلعہ میں محفوظ کر کے نگرانی و خدمت کے لئے ایک مسلمان حافظ قرآن کو مقرر کیا۔ اتفاقاً ایک دن قلعہ میں آگ لگی' تبرکات والا اور رانی محل کے علاوہ باقی سب قلعہ جل گیا رانی نے یہ کرامت دیکھ کر احترام میں اور بھی زیادہ کوشش شروع کی۔ آخر الامر سکھوں کی حکومت کے زوال کے بعد ہندو پنجاب پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ تبرکات بھی ان کے تصرف میں آئے۔ مصلحت وقت دیکھ کر مسلمانوں کے حوالے کئے گئے چنانچہ حالاً زیر نگرانی انجمن حمایت اسلام لاہور شاہی مسجد میں محفوظ ہیں۔ علاوہ حضور پرنور ﷺ کے تبرکات اقدس اور تبرکات حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سید الاولیاء حضرت عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ و اویس قرنی وغیر رحمتہ اللہ علیہم بھی اس میں موجود ہیں۔ بعض دہلی حدود رام پور وغیرہ میں ضیاپاش اور نور افشاں ہیں۔ تقریباً ایک سو نوے سال ہوتے ہیں کہ زبدۃ السالکین حضرت مولانا محمد نسیم صاحب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ معروف باباجی صاحب اوچ دہلی جاکر بعد تحصیل علوم ظاہری قدوۃ الاصفیاء حضرت حبیب اللہ مشہور بہ مرزا مظہر جان جاناں صاحب شہید دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہو کر تکمیل معارف باطنی اور استفادہ بارہ سالہ کے بعد ماذون ہوئے۔ رخصت کے وقت علاوہ دیگر تشریفات تبرکات عالیہ موجودہ نور محل اوچ جو بادشاہ وقت سے من جملہ تبرکات مذکورہ حضرت شہید دہلوی کو حاصل ہوئے تھے بابا اوچ کو (مرحمت) کر کے رخصت فرمایا۔ تبرکات عالیہ اور پانچ سو تک علوم نقلیہ و عقلیہ و تصوف وغیرہ کی کتابیں جو کہ اکثر قلمی ہیں بذریعہ اونٹوں وغیرہ اوچ اپنے ساتھ لائے۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

پلاسٹک کے فائدے اور نقصانات

آج کل پلاسٹک کے تھیلوں اور لفافوں کے خلاف ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ حکومت ان کے استعمال کو ممنوع قرار دے چکی ہے کیونکہ یہ لفافے ایک طرف تو انسانی صحت کے لئے مضر ہیں تو دوسری طرف ماحول میں آلودگی پھیلانے کا بھی باعث ہیں۔ لیکن پلاسٹک کی بنی ہوئی اشیاء اب ہماری زندگی کی ضرورت بن چکی ہیں اور ان کے بغیر یوں لگتا ہے جیسے زندگی ادھوری رہ گئی ہو آپ صبح سویرے اٹھتے ہیں تو پلاسٹک کی بنی ہوئی جوتی پاؤں میں پہنتے ہیں۔ منہ ہاتھ دھونے اور وضو کے لئے پلاسٹک کا برتن ہی عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ سب سے پہلے دانتوں کو صاف کرنے کے لئے جو برش استعمال کرتے ہیں وہ نائیلون کا بنا ہوتا ہے۔ دفتر یا کام پر جاتے ہیں تو قلم جو آپ استعمال کرتے ہیں وہ بھی پلاسٹک ہی کا بنا ہوتا ہے۔ گھر میں نظر دوڑائیں تو بے شمار اشیاء پلاسٹک کی بنی ہوئی ملیں گی۔ بجلی کے سوئچ اور پلگ۔ ٹیلی فون' کھانے پینے کے برتن جن میں پلیٹیں اور چمچ شامل ہیں' بچوں کے کھلونے' مختلف استعمال کے لئے بوتلیں' ریڈیو اور ٹیلی ویژن سیٹ' گھر میں اشیاء سٹور کرنے کے برتن' بوتلیں' گھڑیاں اور کلاک۔ بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور میز۔ غرضیکہ کس کس چیز کا نام لیا جائے جو گھر اور باہر ہر طرف نظر آتی ہیں جن میں مکمل طور پر یا جزوی طور پر پلاسٹک کا استعمال کیا جاتا ہے۔

پلاسٹک کا دنیا بھر میں جو استعمال اتنا بڑھ گیا ہے اور دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اس کی خاص وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ یہ بہت سستا پڑتا ہے۔ اس کی بنی ہوئی ہر چیز وزن میں ہلکی ہوتی ہے اس لئے اسے اٹھانے' لانے لیجانے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کو نرم سے نرم اور سخت سے سخت تر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ گرمی سے فوراً پگھل بھی سکتا ہے اور ایسے پلاسٹک بھی بنائے گئے ہیں جو حرارت کو برداشت کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔ جہاں یہ نرم اور لچکدار ہوتا ہے وہاں اسے انتہائی سخت اور بے لچک بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اور سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اسے زنگ نہیں لگتا اس لئے اس کی بنی ہوئی پائپ اور دیگر اسی قسم کی چیزیں عرصہ دراز تک کام دیتی ہیں یہ نہ جلد گلتا ہے اور نہ سڑتا ہے اس لئے پانی کے اندر بھی اپنی شکل اور ہیت قائم رکھتا ہے۔ پلاسٹک کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں سے بجلی کی رو نہیں گذر سکتی یعنی یہ غیر موصل ہوتا ہے اس لئے بجلی کی ترسیل کے لئے محفوظ ہوتا ہے۔ اسی لئے بجلی گذارنے کے لئے زیادہ تر چیزیں پلاسٹک کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔

نائیلون کے کپڑے بہت پسند کئے جاتے ہیں اسے کاٹن کے ساتھ ملا کر کپڑا بنانے سے اس میں نفاست اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے جو پہننے میں اچھے لگتے ہیں۔ یہ نائیلون بھی دراصل پلاسٹک ہی کی ایک قسم ہے۔ پگھلے ہوئے پلاسٹک کو ایک مشین میں باریک سوراخوں سے گذارا جاتا ہے تو اس کے بہت مہین دھاگے بن جاتے ہیں انہی دھاگوں کو عرف عام میں' نائیلون کہا جاتا ہے اور ان سے کپڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ کپڑوں کے علاوہ اس سے پیکنگ میٹریل بھی بنایا جاتا ہے جو مضبوط اور دیرپا ہوتا ہے۔

سائنس دان آئے دن پلاسٹک کی نئی نئی قسمیں دریافت کرتے رہتے ہیں جو مختلف کاموں کے لئے موزوں ہوں۔ آپ نے گھروں میں دیکھا ہو گا کہ ایسی کھڑکیاں بھی ہوتی ہیں جن میں شیشے کی بجائے شفاف پلاسٹک لگا ہوتا ہے۔ ان کے آرپار آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کچن میں بھی شفاف پلاسٹک سے بنے ہوئے ڈبے اور بوتلیں استعمال ہوتی ہیں تاکہ باہر سے ہی پتہ لگ سکے کہ اس میں کیا چیز ہے۔ اسی طرح کی اور چیزیں بھی شفاف پلاسٹک سے بنائی جاتی ہیں۔ اس سے عینک کے شیشے' بعض قیمتی بصری آلات' بوتلیں اور عدسے تیار کئے جاتے ہیں۔ عینکوں کے سستے فریم بھی اکثر پلاسٹک ہی سے بنتے ہیں اور دوسرے فریموں سے حیران کن حد تک سستے ہوتے ہیں۔ موٹر کاروں اور بسوں میں بھی اس طرح کے شفاف شیشے استعمال کئے جاتے ہیں کیونکہ ان کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو شیشے کے مقابلے میں یہ پلاسٹک زیادہ نقصان کا موجب نہیں ہوتا۔

اور اب تو حد یہ ہو گئی ہے کہ سائنس دان پلاسٹک کا مکمل ہوائی جہاز تیار کرنے کی سوچ رہے ہیں کیونکہ ایسا ہوائی جہاز نسبتاً" بہت ہلکا ہو گا اور کم ایندھن استعمال کرے گا۔

اور پلاسٹک کے نمونے کے گھر تو بنائے جا بھی چکے ہیں جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مستقبل میں بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کے رہائش کے مسائل کا حل یہی پلاسٹک کے گھر ہوں گے۔

پلاسٹک کے معاملے میں صرف ایک خامی ہے جو بہت اہم ہے اور وہ یہ کہ پلاسٹک کو ضائع کرنے کا ابھی تک کوئی طریقہ معلوم نہیں کیا جا سکا۔ اسے جلایا بھی نہیں جا سکتا کیونکہ اس کے جلانے سے بہت خطرناک گیسیں نکلتی ہیں جو ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کرتی ہیں جس سے کرہ ارض کے گرد اوزون کی تہہ بہت متاثر ہوتی ہے جو اس زمین پر بسنے والوں کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

باقی رہی پلاسٹک کے تھیلوں اور لفافوں کی بات' جہاں سے بات شروع ہوئی تھی' وہ واقعی قابل غور و فکر ہے۔ خاص طور پر اشیائے خوردنی کے لئے ان کا استعمال بے حد نقصان دہ ہے۔ اور لوگوں کی لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ بازار سے گرم اشیاء بھی انہی لفافوں میں لاتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے از حد مضر ہے۔ اس لئے جہاں نقصان کا احتمال نہ ہو پلاسٹک کی اشیاء ضرور استعمال کریں لیکن جہاں تک ممکن ہو کم از کم کھانے پینے کی اشیاء کے لئے ان کا استعمال ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایفل ٹاور پیرس

1889ء میں فرانسیسی انقلاب کی پہلی صدی کو شاندار طریقے سے منانے کے لئے حکومت فرانس نے ایک یادگار تعمیر کا فیصلہ کیا تو ایک انگریز انجینئر نے ٹاور کی تعمیر کی تجویز پیش کی۔ پھر ایک عالمی مقابلہ کے نتیجہ میں جس میں 700 ماہرین نے حصہ لیا' فرانس کے انجینئر گستو ایفل کا نقشہ منظور کیا گیا اور ٹاور کا نام بھی ایفل کے نام پر ہی رکھ دیا گیا۔

26 جنوری 1887ء کو ٹاور کی تعمیر شروع ہوئی اور دو سو مزدوروں نے اسے 6 ماہ میں مکمل کیا۔ اس کا افتتاح وزیر اعظم فرانس نے کیا اور 15 مئی 1889ء کو اسے عوام کے لئے کھول دیا گیا۔ جلد ہی گردونواح کے عوام نے اس کے گرنے کے خوف سے ٹاور ہٹانے کا مطالبہ کیا اور جب امریکہ اور جرمنی نے بھی زور دیا تو مجبوراً حکومت فرانس نے 1910ء میں ٹاور کو گرانے کا فیصلہ کر لیا لیکن ابھی اس فیصلہ پر عمل نہ ہو سکا تھا کہ جنگ عظیم اول میں ٹاور کو ملٹری ریڈیو اور ٹیلی گراف مرکز کے طور پر استعمال کیا گیا اور یہی چیز ایفل ٹاور کو گرانے سے بچا گئی۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ ٹاور جرمن اور پھر مارچ 46ء تک امریکی فوج کے کنٹرول میں رہا جس کے بعد عوام کے لئے کھول دیا گیا۔ اب اس ٹاور کو فرانسیسی محکمہ موسمیات کے علاوہ وزارت داخلہ بھی حفاظتی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کئی چینلز کے پروگرام بھی یہاں سے نشر ہوتے ہیں۔ نیز سیاحوں کی آمد کی وجہ سے کروڑوں ڈالر سالانہ آمد اسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ایفل ٹاور چار ستونوں پر لوہے کے 15 ہزار حصوں پر مشتمل ہے اور اس کی تین منازل ہیں۔ دوسری منزل سے تیسری منزل تک دنیا کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ-5- مئی 1999ء

12-40 a.m. نارویجین سروس-
1-00 a.m. ہماری کائنات-
1-30 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
2-35 a.m. فرنچ زبان سیکھئے-
3-05 a.m. تقریر-از حافظ مظفر احمد صاحب-
4-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. تقریر-از حافظ مظفر احمد صاحب-
7-05 a.m. اردو کلاس-
8-10 a.m. فرنچ زبان سیکھئے-
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
10-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر-
11-05 a.m. سواحیلی سروس- سیرت النبی ﷺ
11-50 a.m. درس الحدیث- سواحیلی ترجمہ کے ساتھ-
12-15 p.m. ہماری کائنات-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-40 p.m. جرمن زبان سیکھئے-
5-10 p.m. تبرکات- تقریر از مولانا جلال الدین شمس صاحب جلسہ سالانہ 1955ء-
5-50 p.m. بنگالی سروس-
6-55 p.m. ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- علمی و تفریحی پروگرام-
9-00 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- تاریخ احمدیت-
10-25 p.m. اردو کلاس
11-30 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 6- مئی 1999ء

12-30 a.m. فرنچ پروگرام- حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی-
1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
1-50 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- پیرہن-
1-30 a.m. انگریزی زبان کا صحیح استعمال- از پاکستان-
2-05 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
3-05 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
3-30 a.m. تقریر- تربیت اولاد- از محمد اسلم صاحب
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. تبرکات- تقریر جلسہ سالانہ 1958ء
7-00 a.m. اردو کلاس-
8-05 a.m. جرمن زبان سیکھئے-
8-25 a.m. تقریر- تربیت اولاد- از محمد اسلم صاحب-
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار-
11-05 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 16-5-97
12-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ-
2-25 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- پیرہن-
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
12-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-
4-35 p.m. عربی زبان سیکھئے-
4-50 a.m. فرام دی آرکائیوز- حضرت صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب- 21-12-85
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس- 8-8-94
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات-
10-20 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. لقاء مع العرب-

بقیہ صفحہ 6

منفرد ہائیڈرالک لفٹ لگائی گئی ہے- ٹاور کی اونچائی 984 فٹ ہے اور اس میں 7 ہزار ٹن لوہا اور فولاد استعمال ہوا ہے اور یہ ایک وقت میں دس ہزار آدمیوں کا وزن برداشت کر سکتا ہے- اسے ہر سات برس بعد 45 ٹن پینٹ کی ضرورت ہوتی ہے-

اطلاعات و اعلانات

قرارداد تعزیت

○ از نظارت اصلاح و ارشاد

نہایت درجہ افسوس ہے کہ ہمارے ایک نوعمر مربی بھائی ناصر فاروق سندھو 13- اپریل 1999ء کو بہاولپور ریلوے اسٹیشن پہ ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے-

مربی ناصر فاروق سندھو صاحب جو کہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ان کے والد مکرم رشید احمد اختر صاحب نے انہیں خدمت دین کے لئے وقف کیا تھا- ناصر فاروق سندھو 17- اگست 1977ء میں پیدا ہوئے- موصوف نے ایف اے تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور جولائی 98ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر فیلڈ میں آئے جامعہ احمدیہ میں درجہ مبشر میں تعلیم مکمل کی تھی-

اگست 98ء میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں آئے اور بعدہ ان کی پہلی تقرری چک نمبر 390/W-B ضلع لودھراں میں ہوئی جہاں گذشتہ 8 ماہ سے نہایت عمدگی سے خدمت بجالا رہے تھے-

ہم کارکنان- مربیان و معلمین نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ مرحوم کے والدین اور جملہ اعزاء و اقرباء سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

قریباً اسی مضمون پر مشتمل قرارداد جماعت احمدیہ بہاولپور کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خانیوال کا حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بروز ہفتہ بتاریخ 17- اپریل 1999ء کو صبح دو بجے بعمر 76 سال خالق حقیقی سے جا ملے- آپ کی نماز جنازہ مورخہ 17- اپریل کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی- بوجہ موصی ہونے کے ناطے انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا- آپ محترم سلطان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور محترم چوہدری ولی محمد صاحب رفیق مسیح موعود کے صاحبزادے تھے- مرحوم کے سوگواران میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

نکاح

○ عزیزہ منصورہ سیوطی صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب ظافر ہمراہ عزیزم ناصر مسعود احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب آف گوکھووال فیصل آباد بعوض مبلغ پچھتر ہزار روپیہ حق مہر مولانا عبدالباسط صاحب شاہد نے بتاریخ 2- اپریل 1999ء بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں پڑھا-

منصورہ سیوطی محترم سبحان علی صاحب مرحوم خوشنویس روزنامہ الفضل کی پوتی اور محترم عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہیں- عزیزم ناصر مسعود احمد صاحب محترم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم سابق صدر دارالرحمت غربی ربوہ کے نواسے اور محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب سابق صدر گوکھووال چک ج-ب/121 ضلع فیصل آباد کے پوتے ہیں-

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے- آمین-

درخواست دعا

○ مکرم محمد فیروزالدین کشمیری صاحب محلہ دارالصدر احاطہ خاص بیت مبارک ربوہ کے کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے موصوف صاحب فراش ہیں- ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ شریفہ لطیف صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبداللطیف صاحب)

محترمہ شریفہ لطیف صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کی امانت ذاتی نمبر 22/3-7 امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ 14332/23 روپے موجود ہیں- یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ شریفہ لطیف صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم ڈاکٹر مجیب لطیف صاحب (بیٹا)
3- مکرمہ امۃ المجید صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم کبیر لطیف صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: یکم- مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
3- مئی- غروب آفتاب- 6-53
4- مئی- طلوع فجر- 3-47
4 مئی- طلوع آفتاب 5-47

عالمی خبریں

نیٹو کا شدید ترین حملہ

نیٹو کے جنگی طیاروں نے یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد پر زبردست بمباری کر کے آرمی ہیڈ کوارٹر اور ایئر پورٹ تباہ کر دیا۔ نیٹو کے میزائل یوگوسلاوی فوج کے جی ایچ کیو- پولیس ہیڈ کوارٹرز اور رہائش علاقوں پر گرے۔ متعدد افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ پانی کے پائپ پھٹنے سے بلغراد کی گلیاں پانی سے بھر گئیں۔ سرکاری ٹی وی کا ٹرانسمیٹر بھی تباہ ہو گیا۔ کئی سرکاری عمارتوں کو بھی آگ لگ گئی۔ وزارت داخلہ کی عمارت بھی تباہ کر دی گئی۔

افغانستان میں خواتین کے حقوق کی پامالی

امریکہ کی خاتون اول ہیلری کلنٹن نے واشنگٹن میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں خواتین کی معاشی حالت دگرگوں ہے۔ طالبان کی دو سالہ حکومت میں پچاس ہزار خواتین بیوہ ہو چکی ہیں۔

بھارت میں گرمی کی شدت

بھارت کے کئی علاقوں میں شدید گرمی کے باعث قریباً 100- افراد کی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

سرکاری ملازمین کے لئے عمامہ لازمی

طالبان حکومت نے تمام سرکاری ملازمین کے لئے قومی لباس کے ساتھ عمامہ لازمی قرار دے دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں قتل وغارت

مقبوضہ کشمیر میں نقاب پوش کشمیری حریت پسندوں نے ایک مخبر کے خاندان کے 9- افراد قتل کر دیئے ہیں۔ مرنے والوں میں دو خواتین اور ایک نوعمر لڑکی بھی شامل ہے۔

کسووو مہاجرین

کسووو مہاجرین کو امریکہ میں آباد کرنے کے لئے درخواستیں طلب کر لی گئی ہیں۔ ایسے مہاجرین کو ترجیح دی جائے گی جس کے عزیز و اقارب پہلے سے امریکہ میں آباد ہیں۔

لشکر طیبہ کی دھمکی

مقبوضہ کشمیر میں لشکر طیبہ نے خواتین کو دھمکی دی ہے کہ وہ جسم سے چپکا ہوا تنگ لباس نہ پہنیں اور نہ ہی بے پردہ ہوں۔ ورنہ ان کے جسموں پر تیزاب پھینک دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ہے۔

جرمنی میں مسجد کی بے حرمتی

جرمنی کی پولیس دہشت گردوں کی تلاش میں کولون کے ایک نواحی علاقے کی مسجد میں کتوں اور جوتوں سمیت داخل ہو گئی۔ علاقہ میں اس واقعہ سے شدید کشیدگی پھیل گئی ہے۔ مسلمانوں نے مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔

آسٹریلیا میں امیگریشن قوانین میں سختی

آسٹریلیا میں غیر ملکیوں کی آمد کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر حکومت آسٹریلیا نے امیگریشن قوانین سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بھارت اور جنوبی افریقہ میں معاہدہ

جنوبی افریقہ اور بھارت نے ایک دفاعی سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت جنوبی افریقہ بھارت کو بوفورس توپوں کے گولے بنانے کی ٹیکنالوجی فراہم کرے گا اور مغربی بنگال میں گولے تیار کرنے کا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ بھارت ہر سال ستر لاکھ ڈالر گولوں کی خریداری پر خرچ کرتا ہے۔ پاکستان اور چین کی سرحدوں پر بوفورس توپیں نصب ہیں۔

یوگوسلاویہ کے خلاف پابندیاں

امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ کو تیل فراہم کرنے والے ممالک کو سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ امریکہ طاقت کے ذریعے پابندیوں پر عملدرآمد کرائے گا۔ روس نے یوگوسلاویہ کے بحران حل کرنے کے لئے کوششیں تیز کر دی ہیں۔

لیبیا نے 9- امریکی مانگ لئے

لیبیا نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ ان 9- امریکیوں کو لیبیا کے حوالے کیا جائے جنہوں نے 1986ء میں لیبیا کے دو شہروں پر بمباری میں حصہ لیا تھا۔ جس سے 31- لیبیائی باشندے ہلاک ہو گئے تھے۔

ملکی خبریں

احتساب بے لاگ ہونا چاہئے

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ احتساب بے لاگ ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے بارے میں آرڈیننس پر عمل ہونے دیں۔ میں نے بہرحال ان پر دیکھ بھال کر دستخط کئے ہیں انہوں نے کہا کہ بجلی چور ارکان پارلیمنٹ کو نااہل قرار دینے کا سوال چیئرمین سینٹ سے پوچھا جائے انہوں نے کہا کہ بات کا بتنگڑ بنانا اپوزیشن کی عادت ہے۔ کسی کی نیت جانے بغیر بات کرنا خدائی کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ باتیں صدر نے صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہیں۔ بجلی چور ارکان اسمبلی کی نااہلی کے بارے میں سوال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ سوال چیئرمین سینٹ سے کریں۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کیس کی سماعت کرنے والے بنچ کے سربراہ جسٹس ناصر اسلم زاہد نے سماعت کے دوران کہا کہ یہ انتہائی اہم کیس ہے۔ اسکی سماعت روزانہ ہوگی۔ انہوں نے ڈپٹی اٹارنی جنرل تنویر شبیر انصاری کو ہدایت دی ہے کہ وہ تمام گواہوں کی عدالت میں حاضری یقینی بنائیں۔ سپریم کورٹ کے اسسٹنٹ رجسٹرار اور نائب قاصد نے اپنے بیانات میں کہا کہ ہجوم نے 10- بجے دروازہ دھکا دے کر کھول لیا ہم نے بھاگ کر جانیں بچائیں۔ بے قابو ہجوم اندر گھسا اور سپریم کورٹ کے عملہ کی پٹائی کر دی۔

بینظیر کی دوبئی میں بات چیت

سابق وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو نے دوبئی میں ایک پاکستانیوں کے وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف نے جو الزامات مجھ پر لگائے ہیں جھوٹ پر مبنی ہیں۔ اور انصاف کا گلا دبا کر میرے خلاف فیصلہ سنایا گیا۔ لیکن میں برائی کے خلاف آخری دم تک لڑتی رہوں گی۔ اور مجھ پر جو بدعنوانی کے الزامات لگائے گئے ہیں ان کو کبھی نہیں مانوں گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے دولت سے زیادہ اپنی نیک نامی عزیز ہے۔ جھوٹے الزامات کا مقصد عوام میں میری مقبولیت کو کم کرنا ہے انہوں نے کہا کہ ان الزمات سے مجھے اذیت پہنچی ہے۔

سینٹ میں شدید ہنگامہ

سینٹ میں قائد حزب اختلاف اعتزاز احسن کو سمیعہ قتل کیس میں ملوث کرنے پر سینٹ کے اجلاس میں شدید ہنگامہ ہوا۔ اور ارکان سینٹ میں ہاتھا پائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اپوزیشن بنچوں پر شور مچ گیا۔ چوہدری شجاعت نے الزام لگایا کہ سمیعہ کے قاتلوں سے اعتزاز احسن کا رابطہ تھا اس لئے انہیں شامل تفتیش کیا جائے گا۔ اس پر اعتزاز احسن نے کہا کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو مجھے گرفتار کر لے جس پر اپوزیشن بنچوں پر شور مچ گیا۔ اعتزاز احسن کی پریذائڈنگ افسر انور بھنڈر سے بھی تلخی ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے گھٹیا الزام لگایا ہے۔ اس لئے اسے کارروائی سے حذف کیا جائے۔ جس پر انور بھنڈر نے یہ کارروائی حذف کرنے کا حکم دیا۔ اور اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن گرما گرمی بعد میں بھی جاری رہی۔

ایمرجنسی کا جواز

لاہور ہائی کورٹ نے ایم کیو ایم کی رٹ درخواست پر وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے اس بات کا جواب طلب کر لیا ہے کہ اب جبکہ وہ وجوہات ہی نہیں رہیں جن کی بناء پر ایمرجنسی لگائی گئی تھی تو پھر ایمرجنسی جاری رکھنے کا کیا جواز ہے۔ ڈاکٹر باسط جو ایم کیو ایم کا کیس لڑ رہے ہیں نے موقف اختیار کیا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کا فرمان 6 ماہ کی مقررہ میعاد کے بعد ویسے بھی لاگو نہیں رکھا جا سکتا۔

ضروری اعلان

مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ الفضل ربوہ دفتر الفضل سے فوری رابطہ کریں۔

(مینیجر الفضل)

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ-
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855
*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی
☎ 415845
*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
☆ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور ☆ مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بایوکیمک ادویات، نیز اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
☆117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
☎ 771 213156